Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ :- الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

یوم: چہار شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″

فی پرچہ ۱؍

۳ جمادی الثانی ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۲/۷ | ۱۸ تبلیغ ۱۳۳۲ھش - ۱۸ فروری ۱۹۵۳ء | نمبر ۴۲

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مجھے جو کچھ ملا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ملا ہے

"اور بخدا یہ میری کامیابی میرے رب کی طرف سے ہے۔ پس میں اس کی تعریف کرتا ہوں۔ اور نبی عربی پر درود بھیجتا ہوں۔ اسی سے تمام برکتیں نازل ہوئیں۔ اور اسی سے سب تانا بانا ہے۔ اسی نے میرے لئے اصل اور فرع کو میسر کیا۔ اور اسی نے میرے بیج اور کھیت کو اگایا۔ اور وہ بہتر ہے سب اگانے والوں سے۔" (منن الرحمٰن صفحہ ۲۴ و ۲۵)

امریکہ کوریا کی جنگ کو پھیلنے نہیں دیگا

اٹاوہ ۱۷ فروری۔ کینیڈا کے وزیر خارجہ نے اٹاوہ میں امریکہ سے واپسی پر کہا ہے۔ کہ انہیں امریکی حکام نے یقین دلایا ہے۔ کہ اشتعال میں آکر یا بے سوچے سمجھے ہرگز کوئی ایسا اقدام نہیں کیا جائے گا۔ جس سے کوریا کی جنگ وسیع ہو جائے۔ امریکہ میں انہوں نے وزیر خارجہ مسٹر ڈلز سے ملاقات کی تھی۔ فارموسا کی غیر جانبداری ختم کرنے کے اقدام کے بارے میں انہوں نے کہا۔ کہ امریکہ کے اس فیصلہ سے کینیڈا کو بہت افسوس ہے۔ اور اس معاملہ میں اپنی تشویش سے ہم نے امریکی حکام کو آگاہ کر دیا ہے۔

عرب ملک کوریا کی جنگ میں فوجی سامان نہیں دینگے

نیو یارک ۱۷ فروری۔ عرب ملکوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اگر کوریا کی لڑائی میں ان سے فوجی سامان مانگا گیا۔ تو وہ انکار کر دیں گے۔ کل اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر میں عرب ملکوں کے نمائندوں کا ایک اجلاس ہوا جس میں یہ فیصلہ کیا گیا۔

خواجہ ناظم الدین سے میری خط و کتابت جاری ہے

پارلیمنٹ میں پنڈت نہرو کا انکشاف

نئی دہلی ۱۷ فروری۔ آج نئی دہلی میں ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے بتایا۔ کہ پاکستان کے وزیر اعظم سے اب بھی میری خط و کتابت ہو رہی ہے۔ یہ خط و کتابت کئی معاملوں کے متعلق ہو رہی ہے۔ ان میں جنگ نہ کرنے کا اعلان بھی شامل ہے۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۷ فروری۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ کی عام حالت پہلے سے اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ہالینڈ اسرائیل میں روس کے مفادات کی نگہبانی کریگا

تل ابیب ۱۷ فروری۔ روس نے ہالینڈ کو اسرائیل میں اپنے مفادات کی دیکھ بھال کے لئے مقرر کیا ہے۔ روسی سفارت خانے نے اسرائیلی وزارت خارجہ سے اپنے اراکین کی تل ابیب سے روانگی کے اجازت نامے مانگے ہیں۔

سرکاری ملازمین کی تخفیف کے بارے میں کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں

ملک میں اتنی گندم موجود ہے جو مئی کے آخر تک کافی ہوگی۔ کراچی کے ہوائی اڈہ پر خواجہ ناظم الدین کا بیان

کراچی ۱۷ فروری۔ آج صبح وزیر اعظم پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین لاہور سے روانہ ہو کر کراچی پہنچ گئے۔ ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے ملاقات کے دوران میں آپ نے فرمایا۔ کہ حکومت سرکاری ملازمین کی تخفیف کے بارے میں کسی تجویز پر غور نہیں کر رہی۔ آپ نے کہا۔ کہ صرف یہ کیا جائے گا۔ کہ جن ملازمین نے مقابلہ کے امتحان پاس نہیں کئے ہیں۔ ان کی جگہ ان لوگوں کو مقرر کر دیا جائے گا۔ جو یہ امتحانات پاس کر چکے ہیں۔ آپ نے بتایا۔ کہ جن لوگوں نے مقابلے کے امتحان پاس نہیں کئے۔ انہیں حکومت گذشتہ پانچ سالوں سے کہہ رہی ہے کہ وہ جن جگہوں پر کام کر رہے ہیں۔ ان کا اپنے آپ کو اہل بنائیں۔ ملک میں خوراک کی حالت کے بارے میں آپ نے بتایا کہ ملک میں اتنا گیہوں موجود ہے۔ کہ وہ مئی کے آخر تک کافی ہوگا۔ آپ نے کہا۔ کہ حکومت اناج کی درآمد کے لئے امریکہ اور بعض دوسرے ممالک سے بات چیت کر رہی ہے۔ عنقریب یہ معلوم کر لیا جائے گا کہ ملک کو کتنے غلہ کی ضرورت ہے۔ کشمیر سے فوجیں ہٹانے کے بارہ میں ڈاکٹر گراہم کی پیش کردہ نئی تجویز کے متعلق آپ نے بتایا کہ مجھے اب تک اس تجویز کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ اس خبر کے بارے میں کہ پنڈت نہرو نے ایک خط میں خواجہ ناظم الدین سے ملاقات پر رضامندی کا اظہار کیا ہے۔ خواجہ صاحب نے کہا۔ مجھے پنڈت نہرو کی طرف سے ایسا کوئی خط موصول نہیں ہوا۔ آپ نے مقامی اخباروں کی اس خبر کی تردید کی۔ کہ کینیڈا میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر اکرام اللہ کو سوڈان کے گورنر جنرل کے مشاورتی بورڈ کا ممبر نامزد کیا گیا ہے۔

فی زمانہ جرائم کی تفتیش میں سائنس کا علم نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے

تعلیم الاسلام کالج میں تفتیش جرائم اور سائنس کے موضوع پر پروفیسر کتھبرٹ کی تقریر

لاہور ۱۷ فروری۔ آج شام تعلیم الاسلام کالج اور فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے اسٹاف کی طرف سے پاکستان سائنس کانفرنس کے مندوبین کے اعزاز میں ایک محفل استقبالیہ ترتیب دی گئی۔ جس میں مندوبین کے علاوہ حکومت پنجاب کے اعلیٰ افسران مقامی کالجوں کے اساتذہ مدیران جرائد اور معززین شہر کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر بعض بزرگان سلسلہ بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس تقریب کے بعد کالج ہال میں سکاٹ لینڈ یارڈ کی میٹروپولیٹن پولیس لیبارٹری کے سپرنٹنڈنٹ پروفیسر سی۔ آر۔ ایم کتھبرٹ نے تفتیش جرائم اور سائنس کے موضوع پر ایک لیکچر دیا۔ جس میں انہوں نے سلائیڈز کے ذریعہ بعض نہایت دلچسپ تفصیلات پر بھی روشنی ڈالی۔ صدارت کے فرائض پنجاب کے انسپکٹر جنرل پولیس میاں انور علی نے ادا کئے۔ پروفیسر صاحب موصوف نے تفتیش جرائم کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ امر واضح فرمایا کہ فی زمانہ جرائم کی تفتیش میں سائنس کا علم نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اور ایسے حالات میں بھی کہ جب بظاہر مجرم کا پتہ چلانا ناممکن نظر آتا ہو۔ سائنس کے اصولوں کی مدد سے جرم کی نوعیت اور مجرم کی کس طرح نشاندہی ہو سکتی ہے۔ چنانچہ آپ نے سلائیڈز کے ذریعہ بتایا کہ قتل کی دو وارداتوں میں جبکہ ارتکاب جرم کا کوئی ظاہری ثبوت موجود نہ تھا۔ مقتولوں کی بگڑی ہوئی ہڈیوں سے کس طرح مقتولوں کی شناخت اور قاتلوں کی نشاندہی کی گئی۔ ایک واردات میں قاتل نے مقتول کی لاش کو تیزاب میں ڈال کر بالکل بگاڑ دیا تھا۔ اور دوسری واردات میں آٹھ ماہ بعد

(باقی صفحہ پر)

آل پاکستان سائنس کانفرنس کا دوسرا دن

لاہور ۱۷ فروری۔ کل پاکستان سائنس کانفرنس کے دوسرے دن آج کانفرنس کے آٹھ شعبوں میں سے پانچ نے پروگرام کے مطابق اپنا کام شروع کر دیا۔ شعبہ زراعت کے جلسہ کی صدارت وائی ایس احمد نے کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں زرعی ترقی کے لئے سائنسی منصوبہ بندی کی ضرورت پر زور دیا۔ شعبہ طبعیات کے جلسہ کی صدارت ڈاکٹر ایچ ضیاء الدین نے کی تعلیمی شعبہ کی صدارت پروفیسر ڈی۔ اے ہاشمی نے کی۔ آپ نے اسلامی نظریات پر تقریر کی۔ شعبہ حیاتیات کی صدارت ڈاکٹر ایس ہدایت اللہ نے کی۔ آپ نے حیاتیات کی تعلیم پر زور دیا۔

لاہور ۱۷ فروری۔ صوبہ پنجاب کی تقسیم سے پیدا ہونے والے ایسے معاملات پر غور کرنے کے لئے جن کا ابھی تک تصفیہ نہیں ہوا ہے۔ لاہور میں تقسیم پنجاب کمیٹی کا جلسہ ہوا۔

اگر سوڈان کو دولت مشترکہ میں شامل کرنے کی کوشش کی گئی تو مصری برطانوی سمجھوتہ کالعدم سمجھا جائے گا (جنرل نجیب)

قاہرہ ۱۷ فروری۔ مصر کے وزیر اعظم جنرل محمد نجیب نے کہا ہے۔ کہ اگر برطانیہ نے سوڈان کو دولت مشترکہ میں شامل کرنے کی کوشش کی۔ تو سوڈان کے متعلق مصر و برطانیہ کا سمجھوتہ کالعدم سمجھا جائیگا۔ کل شام ریڈیو سے تقریر کرتے ہوئے جنرل نجیب نے سوڈان کی آئندہ حیثیت کے بارے میں کہا۔ کہ سوڈان کو دو باتوں میں سے ایک کے متعلق فیصلہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ مصر سے الحاق یا مکمل آزادی۔ اس کی دولت مشترکہ میں شرکت کا کوئی سوال نہیں ہے۔ برطانیہ کی طرف سے ایسی ہر کوشش مصری برطانوی سمجھوتہ کے خلاف ہوگی۔ لندن میں باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ برطانیہ سوڈان کو دولت مشترکہ میں شامل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ تاہم اگر سوڈان کی پارلیمنٹ اس امر کی منظوری دیدے۔ تو اسے دولت مشترکہ میں شامل ہونے کی درخواست دینے کی آزادی ہونی چاہیئے۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مندرجہ ذیل جماعتوں کے تحریک جدید کے وعدے ابھی تک نہیں پہنچے!

۲۱ فروری تک جو آخری تاریخ ہے سب جماعتوں کے وعدے حضور کی خدمت میں پیش ہو جانے چاہئیں

مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے تحریک جدید کے وعدے ابھی تک مرکز میں نہیں پہنچے اور بعض جماعتوں کی ایک دو نامکمل فہرستیں ملی ہیں۔ ممکن ہے بعض جماعتوں کی فہرستیں ابھی ڈاک میں ہوں یا عہدیداران ایک دو دن میں روانہ کرنے والے ہوں۔ دفتر کی طرف سے ان سب جماعتوں کی خدمت میں یاددہانی کرائی جا چکی ہے اور اب بذریعہ اخبار بھی درخواست ہے کہ ہر جماعت کی مکمل فہرست **۲۱ فروری** تک سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش ہو جانی چاہئے۔ وکیل المال تحریک جدید

نام ضلع	جن جماعتوں کے وعدے بالکل نہیں آئے	جن کی نامکمل فہرستیں ملی ہیں اور دوسری فہرست کا انتظار ہے
ضلع سیالکوٹ	ڈوگریاں۔ کنجر ڑ۔ گکھڑانوالی۔ مانگا۔ گھوکے جھہ۔ کھڑرہ صابو پڈھیار۔ چندر کے منگولے۔ میانوال خانانوالی۔ رائے پور احمد آباد۔	بدوملہی۔ گوروروال۔ ملکیانیاں اور ابھاگو بھٹی پیرو چک۔
لاہور شہر	حلقہ سول لائن۔ سی۔ ایم۔ اے۔ آفس۔ دیال سنگھ ہوسٹل باغبانپورہ۔ انجینئرنگ کالج۔	دہلی دروازہ۔ بھاٹی دروازہ۔ پرانی انارکلی۔ راج گڑھ۔ گوالمنڈی شاہ محمد سلطان پورہ تعلیم الاسلام کالج لاہور۔ ماڈل ٹاؤن معہ لجنہ اماء اللہ
ضلع لاہور	بنڈکی۔ راجہ جنگ۔ لدھیکے نیویں۔	قصور۔ ہڈیارہ
ضلع شیخوپورہ	شاہدرہ۔ چک ۴۵۔ کرتو۔ آنبہ۔ دھاروال۔ بلھڑکے۔ کوٹ رحمت خاں چک ۲۵۔ بہنی مشرقی پور۔ کوجہ۔ چک ۱۶۔ گوجرولا۔ کوٹ دیال داس۔ بیلاد پور۔	سانگلہ ہل۔ سید والہ چک ۱۱۸ بھوڑو۔
ضلع گوجرانوالہ	تلونڈی موسے خاں۔ وزیر آباد۔ فیروزوالہ۔ بھڑی شاہ رحمان۔ پریم کوٹ۔ ہندھیانہ وڈالہ۔ تونگی۔ بقاپور۔ تلونڈی راہوالی اکال گڑھ۔ مانگٹ اونچے۔ لویری والہ۔ تلونڈی کھجور والی۔ تتلے عالی۔ چک چٹھان۔	گوجرانوالہ شہر گکھڑ۔ مدرسہ چٹھہ
ضلع جھنگ	چنیوٹ۔ پنڈی۔ کالووال۔ لالیاں۔ چک ۲۴۲۔ چک ۱۳۵ شورکوٹ۔ گل نو۔	احمد نگر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ
ضلع سرگودھا	ادرحمہ۔ گھوگھیاٹ۔ مجوکہ۔ چک ۸۱۔ تخت ہزارہ۔ چک ۱۲۴ چک ۳۸۔ چک ۳۹۔ چک ۴۹۔ چک ۱۷۔ چک ۷۹۔ چک ۹۸۔ چک ۱۴۳	چک ۳۷ بھیرہ
ضلع گجرات	لالہ موسیٰ۔ کھاریاں۔ ننگے۔ چک سکندر۔ گھوگھر غربی۔ سماعیلہ منڈی بہاؤدین۔ دھیرکے۔ کڑیانوالہ۔ کورال سوہل۔ پنڈی الہ مرالہ۔ عالم گڑھ۔ سرہالی۔ ہیلاں۔ باجرہ دیوتا۔ ڈورا۔	ڈنگہ۔ سعد اللہ پور کالرہ دیوان سنگھ فتح پور
ضلع جہلم	ڈنڈوت۔ محمود آباد۔ تمرقی۔ رہتاس	جہلم شہر۔ کالا کیمپ
ضلع ڈیرہ غازیخان	+	کوٹ قیصرانی
ضلع راولپنڈی	+	راولپنڈی شہر
ضلع کیمبل پور	مانسر کیمپ۔ رچند۔ سنجوال۔ حسن ابدال	+
ضلع منٹگمری	چک ۱۱۷۔ چک ۳۲۔ عارف والہ	چک ۴۳۔ چک ۶
ضلع ملتان	چک ۵۵۳۔ میاں چنوں۔ دہاڑی۔ چک ۱۱۹۔ چاہ احمد یارنوالہ کوٹھی والہ۔ چک ۳۶۶۔	ملتان شہر
سرحد	دانہ۔ بالاکوٹ۔ شیخ محمدی	پشاور
آزاد کشمیر	کھے اڑہ	+
ریاست بہاولپور	رحیم یار خاں۔ چک ۶۳۔ چک ۹۳۔ چک ۱۰۱۔ چک ۴۳	+
مشرقی پاکستان	برہمن بڑیا۔ فتح گاؤں۔ لالہ شرائے۔ نرائن گنج۔ احمدی پاڑہ دیناج پور۔ بیرچک شاہ۔ برہمن بڑیا	ڈھاکہ
ضلع لائلپور	چک ۵۰۔ چک ۵۸۔ چک ۶۰۔ چک ۶۱۔ چک ۶۹۔ چک ۸۴۔ چک ۸۶۔ چک ۱۱۹ چک ۲۰۹۔ چک ۲۹۶۔ چک ۲۸۸۔ چک ۵۵۹۔ چک ۳۳۲۔ چک ۳۴۲ چک ۲۳۲۔ چک ۲۶۷	لائلپور شہر و لجنہ اماء اللہ۔ تاندلیانوالہ۔ چک ۱۲۷ چک ۲۷۶
صوبہ سندھ	نسیم آباد۔ کنری۔ دیہہ بیلو کرنا۔ دادو۔ دیہہ راجاری پٹ ظفر آباد۔ طالب آباد۔ نواب شاہ۔ دیہہ ملواہ۔ کمال ڈیرہ باندھی۔ گوٹھ نختے خان۔ بدین۔	سکھر محمود آباد شاہ فارم
بلوچستان —	+	کوئٹہ

علماء کے مجوزہ بورڈ کا ایک خطرناک نتیجہ

(از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ)

پاکستان ایک اسلامی جمہوری ملک ہے۔ اسلام موجودہ عیسائیت کی طرح قوم میں پادریوں کا قائل نہیں۔ اسلامی نقطۂ نگاہ سے کوئی فرد تب ہی عزت کا مستحق ہے جب وہ قانون الٰہی کے مطابق بنی نوع انسان کی خدمت کرتا ہے۔ محض کتابی علم اسلام کی نگاہ میں ذرا بھی قابل وقعت نہیں اس لئے اسلام میں کسی مرحلہ پر علماء کا خصوصی مقام مذکور نہیں اور نہیں چند کتابیں پڑھ لینے کی وجہ سے خاص مسند نہیں دی گئی۔ ہاں خدا ترس اور ربانی علماء کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت اعلیٰ درجات ہیں۔ بہرحال اسلام کی جمہوریت میں علماء کو امتیازی مقام دینے سے عوام مسلمانوں میں احساس کمتری کا نمایاں اضافہ ہو جائے گا اور ظاہر ہے کہ ہمارے اس ملک میں اس خرابی کا پیدا ہونا بہت خطرناک ہے۔

بنیادی اصولوں کی کمیٹی نے علماء کے بورڈ کی سفارش کر کے ایک نہایت غلط اقدام کیا ہے۔ مجھے اس سفارش کے خطرناک نتیجہ کا زیادہ احساس اس وقت ہوا۔ جب مورخہ ۷ فروری ۱۹۵۳ء کو جھنگ مگھیانہ میں ضلع لیگوں کے عہدہ داروں کا اجلاس ہوا۔ اس اجلاس میں جناب چودھری محمد حسین چٹھہ وزیر مال پنجاب نے تقریر فرمائی تھی۔ اس تقریر سے قبل سٹی مسلم لیگ جھنگ مگھیانہ کے صدر رائے نور احمد صاحب ایڈووکیٹ نے اس مشورہ کا خلاصہ بیان کیا جو بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی سفارشات کے بارے میں سٹی مسلم لیگ نے دیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ علماء کے مجوزہ بورڈ کو رد کیا گیا ہے۔ البتہ چند ممبر کہتے تھے کہ قانون کے اسلامی یا غیر اسلامی ہونے کا فیصلہ مفتی اعظم فلسطین اور شیخ الازہر سے کروایا جائے اس اجلاس نے اس مشورہ کو بھی رد کر دیا۔ مگر میں نے اس وقت شدت سے محسوس کیا کہ کمیٹی نے علماء کا مجوزہ بورڈ تجویز کر کے پاکستان کے مسلمانوں میں کس قدر خطرناک احساس کمتری بڑھا دیا ہے۔ گویا اب بعض مسلمانوں کے نزدیک اسلام کے اصول صرف فلسطین یا مصر کے مولوی بتا سکتے ہیں اور کوئی اسلامی اصولوں کو نہیں سمجھ سکتا۔

محترم چٹھہ صاحب نے بعد ازاں اپنی تقریر میں سب سے پہلے اسی خامی کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر اسلام کے اصول ایسے ہی ادراک سے بالا اور مشکل ہیں تو اسے دین فطرت کس طرح قرار دیا جا سکتا ہے۔ نیز آیت قرآنی ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر کا کیا مطلب ہوا؟ اللہ تعالیٰ نے تو قرآن مجید کو آسان اور ہر شخص کے لئے قابل فہم شریعت قرار دیا ہے۔ مگر ہم لوگ اسے ایسا مشکل گردان رہے ہیں کہ فلسطین کے مفتی اعظم اور شیخ الازہر کے سوا کوئی اسے سمجھ ہی نہیں سکتا۔ اس اجلاس میں یہ بھی بالاتفاق قرار دیا گیا کہ علماء کے بورڈ والی سفارش مسترد کر دی جائے۔

میرے نزدیک علماء کے بورڈ سے اور بہت سی خرابیوں کے علاوہ یہ ایک بہت بڑی خرابی پیدا ہو رہی ہے کہ ایک طرف علماء اپنے روحانی اور تربیتی فرائض سے سراسر غافل ہو کر مدت سے سیاسی جوڑ توڑ میں منہمک ہیں۔ اور وہ اب پہلے سے بھی زیادہ اپنے آپ کو الگ تھلگ مخلوق سمجھنے لگ گئے ہیں اور دوسری طرف عوام میں یہ ذہنیت پیدا ہو رہی ہے کہ اسلامی شریعت کا سمجھنا ہمارا کام نہیں یہ تو فلسطین اور مصر کے بڑے علماء کا کام ہے۔ یہ خیال کرنا ذہنیت دین کے راستہ میں ایک خطرناک روک ہے۔ جب انسان کسی چیز کو اپنے علم و ادراک سے بالا قرار دے دیتا ہے تو وہ اس کے حصول کے لئے کوشش کو ترک کر دیتا ہے وہ ایسی علمی چیز کی عظمت کے تصور سے مرعوب تو ہو سکتا ہے مگر اسے اپنا نہیں سکتا اور نہ ہی اس سے قلبی لگاؤ لگا سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ صورت حال اسلام اور قرآن کے بارے میں کس قدر مضر اور نقصان رساں ہے اور اس سے کتنی بڑی مایوسی قوم میں پیدا ہو سکتی ہے۔

یہ سب کچھ دستوری سفارشات میں علماء کے بورڈ کی تجویز کی وجہ سے ہو رہا ہے اور آگے جا کر جو ہوگا وہ تو کہیں اس سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ یہی نقصان اتنا کافی ہے کہ اہل سیاست حضرات ان علماء کے بورڈ کی سفارش کو فوراً واپس لے لیں۔ ملک کے تمام سنجیدہ طبقات نے علماء کے بورڈ کے تقرر کی تجویز کو خطرناک قرار دیا ہے۔ خود علماء نے بھی اس تجویز کا کوئی فائدہ بیان نہیں کیا۔ وہ اس کی موجودہ صورت کو "متبادل تجاویز" میں بدلوانا چاہتے ہیں۔ تا کسی طرح انہیں اہل ملک سے ایک امتیازی سیاسی پوزیشن حاصل ہو جائے۔ حالانکہ سیاسیات میں اس قسم کے امتیازات کا مطالبہ کھلے طور پر جمہوریت کے اصولوں کے منافی ہے۔

روزنامہ الفضل لاہور
۱۸ فروری ۱۹۵۳ء

۲۰ فروری اور ۲۱ فروری

۲۰ فروری کا دن وہ مبارک دن ہے۔ جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر "مصلح موعود" کی پیشگوئی کا اعلان فرمایا۔ اس روز امید ہے کہ احباب "یوم مصلح موعود" پورے دلی جوش سے منائیں گے۔ اور اس پیشگوئی سے جو ذمہ داریاں جماعت پر عاید ہوتی ہیں ان کی ادائیگی کے لئے از سر نو عہد باندھیں گے۔

۲۱ فروری کا دن وہ دن ہے جو سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ نے تحریک جدید کے وعدوں کے لئے آخری دن مقرر فرمایا ہے۔

تحریک جدید کیا ہے؟ یہ وہ تحریک ہے جو ہمارے پیارے امام نے الٰہی اشارہ سے اسلام کی فتحیابی کے لئے جاری فرمائی ہے۔ یہ تحریک اس لئے شروع کی گئی کہ اس عظیم الشان پیشگوئی کو پورا ہونے کے لئے جماعت کی قربانیوں کو تیز تر کیا جائے۔ تاکہ ہم نشان بنیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام سے جو یہ وعدہ فرمایا ہے کہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

اس کے پورا ہونے کی برکت میں ہماری ناچیز زندگیاں بھی حصہ پائیں اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ بھی پورا ہو کہ

وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا

اس کے لئے سب سے آسان اور موزوں طریق یہی ہے کہ ہم "تحریک جدید" کو اپنی پوری کوشش کے ساتھ کامیاب بنائیں۔ اور اس کو مضبوط سے مضبوط کریں۔

ہر احمدی کے لئے ۲۰ فروری اور ۲۱ فروری دونوں اہم دن ہیں۔

شریفوں کی اخلاقی جرأت کس طرح بیدار ہو؟

کل ہم نے "انجمن تحفظ اخلاق عامہ" کا خیر مقدم کرتے ہوئے لکھا تھا کہ

"ہمیں اردگرد کے حالات پر نگاہ ڈالکر ان تمام اسباب کا کھوج نکالنا چاہیئے جو غنڈوں کی حوصلہ افزائی کا باعث ہو رہے ہیں"۔

ہمنے یہ بھی بتایا تھا کہ وائی ایم۔سی اے ہال میں "انجمن تحفظ اخلاق عامہ" کا قیام مودودی صاحب کی تحریک پر ہوا۔ مگر دوسری طرف اسی روز جو جلسہ دہلی دروازہ میں احراریوں کی سرپرستی میں احمدیوں کی تخویف اور پاکستان کے وزیر اعظم کی ترہیب کے لئے ہوا۔ جس میں حاضرین سے لاقانونی کے وعدے لئے گئے۔ اس میں خود مودودی صاحب کا پیغام بھی پڑھکر سنایا گیا کہ وہ ہر "ڈائریکٹ ایکشن" اقدام" میں ان کے ساتھ شامل ہیں"۔

لطف یہ ہے کہ جب یہ مولوی صاحب وائی ایم سی اے ہال میں "انجمن تحفظ اخلاق عامہ" کے قیام کی تحریک پیش کر رہے تھے۔ اسی لمحہ میں آپ کے حلیف اور ایجنٹ نسبت روڈ پر عوام کو اشتعال دلا رہے تھے۔ اور غنڈہ عنصر کو شہ دے رہے تھے۔

کل سوموار کو جو ہڑتال لاہور میں ہوئی ہے اس کی روئداد "زمیندار" اور "تسنیم" میں بڑی آب و تاب سے شائع ہو چکی ہے۔ ان اخبارات کے کہنے کے مطابق بظاہر یہ ہڑتال مکمل تھی اور پہلے کبھی چشم فلک نے ایسی نہیں دیکھی "تسنیم" نے تو اس کے بیان میں انشا پردازی کے وہ جوہر دکھائے ہیں کہ ماہر انقادی نے بھی سر پیٹ لیا ہوگا۔ چنانچہ چند فقرے ملاحظہ ہوں۔

نمائندہ تسنیم اس بازار کو دیکھتا ہوا سرکلر روڈ سے ہوتا ہوا شاہ عالمی مارکیٹ کے سامنے سے گذر کر کشمیری بازار کے اس گنجان بازار میں پہنچا جہاں آدمیوں کی ریل پیل کی وجہ سے سورج کی کرنیں بھی دھرتی تک نہیں پہنچ سکتی تھیں۔ آج وہاں دھرتی کو برسوں کے بعد سورج کی کرنوں کا لطف اٹھانے کا دفعہ ملا تھا اور قادیانیوں کی سجان کو دعائیں دیتی نظر آ رہی تھی۔ جن کی بدولت اس بازار کی زمین کو "سورج" انشان سے مستفید ہونے کا موقع ملا تھا۔ کشمیری بازار جہاں لاکھوں اور کروڑوں کا کاروبار روزانہ ہوتا ہے۔ آج وہاں آدمی دہائی کیلئے ڈھونڈنا انہیں ملتا تھا کوئی بارہ بجے کا عالم تھا اور اس بازار میں سوائے چند لڑکوں کے جو کہ ظفر اللہ مردہ باد ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگاتے نظر آتے تھے اور کوئی گاہک اور دوکاندار نظر نہیں پڑتا تھا۔ نمائندہ تسنیم نے اوپر سر اٹھا کر دیکھا کہ شاید دوکانوں کے اوپر کے مکانوں کے مکیں ہی نظر آجائیں لیکن وہاں کالی جھنڈیوں نے نمائندہ کی نظر کا استقبال کیا۔ اور ایسا محسوس ہوا کہ یہ کالی جھنڈیاں ہمارے برسر اقتدار گروہ کی عقل کا ماتم کر رہی ہیں"۔ (تسنیم ۱۸ فروری ۱۹۵۳ء)

الفاظ میں لاہور شہر کا یہ نقشہ دیکھکر ہمیں ایک لطیفہ یاد آگیا ہے۔ کوئی مولوی صاحب نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو دیکھا کہ ایک شخص جو پیشہ کا میراثی تھا آگے بیٹھا ہے مولوی صاحب نے ذرا کھانسا میراثی تھوڑا سا ہٹ گیا۔ مولوی صاحب نے پھر کھانسا۔ میراثی پھر ذرا ہٹ گیا۔ مولوی صاحب تیسری دفعہ جب کھانسے تو میراثی یہ کہکر اٹھ کھڑا ہوا کہ

اللہ دی امان ملا جی نماز پڑھ دے
نے کہ مکہ شریف تک اجاڑ منگدے نے

یعنی مولوی صاحب نماز پڑھتے ہیں کہ مکہ شریف تک اجاڑ مانگتے ہیں۔ بعینہ یہ صالح نامہ نگار بھی اجاڑ پر ہی راضی ہیں تاکہ ان کی خود ساختہ شریعت کو خواجہ ناظم الدین ڈرکر قبول کرلے۔ حقیقت یہ ہے کہ

جب یہ صالحین کے اخبار کا نمائندہ لاہور کو اجاڑ اور برباد دیکھکر قہقہہ مار رہا تھا تو اس وقت اندر ہی اندر لاہور کی شرافت خون کے آنسو رو رہی تھی۔ وہ غنڈہ گردی سے لرزہ بر اندام تھی وہ دوکانیں بند کرنے پر مجبور تھی ورنہ...

ملاحظہ ہو نوائے وقت کی خبر

لاہور ۱۶ فروری۔ آج صبح سویرے ہی ہڑتال کرانے والے رضاکاروں کی مختلف ٹولیوں نے شہر کا چکر لگانا شروع کر دیا اور چھوٹی چھوٹی دوکانیں بند کرانا شروع کرادیں۔ (نوائے وقت ۱۸ فروری)

سنا ہے کہ جب کوئی شریف دوکاندار پولیس کے پاس جاتا کہ وہ دوکان کھولنا چاہتا ہے۔ مگر اسے دوکان لٹنے کا خوف ہے۔ مدد دیجئے تو اسے نہایت اطمینان سے جواب ملتا کہ جاؤ تم دوکان کھولو اگر کچھ ہوا تو ہم فوراً پہنچ جائیں گے۔ نہ معلوم ان کو پہلے ہی کس طرح اطمینان تھا۔ مگر دوکاندار بیچارا ایسے جواب سے مطمئن نہ ہو سکتا تھا۔ اسلئے وہ آلہ کار بننے پر مجبور تھا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ حال ہی میں کراچی، ملتان، منٹگمری وغیرہ مقامات پر کیا گذری۔

اس لئے شرافت اندر ہی اندر خون کے آنسو رو تی رہی تاکہ تسنیم کا نمائندہ اجڑے ہوئے سنسان کشمیری بازار میں کھڑا ہوکر ایک فلک شگاف قہقہہ مار سکے۔

یہ تو دولتمند شرفا کا حال تھا جن کی دوکانوں میں دس دس بیس بیس پچاس پچاس ہزار کا مال تھا۔ روپے سے تجوریاں بھری ہوئی تھیں۔ گھر میں خدا کے فضل سے سب کچھ تھا۔ غریب شرفا اپنی جگہ سب کی جان کو رو رہے تھے اور اپنے مالکوں کی بزدلی کا ماتم کر رہے تھے۔ جنہوں نے ڈرکر ان بیچاروں کی روز کی روٹی کمانے سے بھی محروم کر دیا تھا۔ ان کی آنکھوں میں اپنے ننھے ننھے بھوک سے بلکتے ہوئے بچوں کا منظر پھر رہا تھا۔

عین اس وقت جب نسبت روڈ پر مودودی صاحب کے حلیف اور ایجنٹ شہر کی شرافت پر اپنی اشتعال انگیز تقریروں سے غنڈہ گردی کا خوف طاری کر رہے تھے۔ مودودی صاحب لا کالج کے شریف النفس پرنسپل عبدالقیوم اور دوسرے شرفائے شہر کو "انجمن تحفظ اخلاق عامہ" کی تحریک کا سبز باغ دکھا رہے تھے

خیال کیجئے کہ کشمیری بازار کے جو بیچارے شریف دوکاندار دن دہاڑے راہ گیروں کی موجودگی میں چند غنڈوں کے سامنے اپنی ڈرپوک شرافت کو سمیٹتے ہوئے اپنی دوکانوں میں دبکے رہے وہ اپنی دوکانیں بچانے کے لئے بازار کو سونا نہ چھوڑ دیتے تو اور کیا کرتے۔

سوال یہ ہے کہ مودودی صاحب کے حلیفوں اور ایجنٹوں کے ابھارنے پر جو ہڑتال مکمل یا نامکمل ہوئی ہے۔ مندرجہ بالا حقائق کے پیش نظر وہ "انجمن تحفظ اخلاق عامہ" کے اغراض و مقاصد کو تقویت پہنچائیگی یا ان کے خلاف پڑے گی۔ اگر مودودی صاحب ایسی انجمن کی تحریک میں نیک نیت ہیں تو کیا ان کا فرض نہیں تھا کہ وہ پیشتر اس کے کہ اس انجمن کی تحریک پیش کرتے سب کام چھوڑ کر نسبت روڈ پر جاتے اور اپنے ساتھیوں کی زبانوں کو روکتے اور ان کو بتاتے کہ ایک اسلامی ملک میں ہڑتال کے ذریعہ تخویف و ترہیب کرکے مطالبات منوانا نہ صرف اسلام کے اصولوں کے منافی ہے۔ بلکہ شریفوں کی عزت و ناموس کو غنڈہ گردی کے حوالے کرنا ہے اور ان کی اخلاقی جرأت کو پست کرنے کے مترادف ہے۔

خیر جو ہوا سو ہوا کیا ہم امید کریں کہ مودودی صاحب آئندہ ہی اس قسم کی حرکات سے اپنے حلیفوں کو روکنے کی کوشش فرمائیں گے۔ اور بالفرض دوسرے نہ مانیں تو کیا وہ ان سے جرأت مندی سے علیحدگی کا اعلان فرمائینگے؟ اور یا پھر "انجمن تحفظ اخلاق عامہ" سے

علماء کی ترمیموں کی رو سے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم نہیں ٹھہرایا جا سکتا

جناب مدیر "دعوت" کا معقول اعتراض اور مدیر تسنیم کا غلط جواب

مودودی صاحبان نے اہل قرآن کو بھی غیر مسلم قرار دے دیا

(از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ)

(۱)

بنیادی اصولوں کی کمیٹی نے جو سفارشات پیش کی ہیں ان کے متعلق ۳۳ علماء نے اپنی ترمیمات شائع کی تھیں ہم نے الفضل (۷ فروری تا ۱۲ فروری) میں چھ اقساط میں علماء کی پیش کردہ ترمیمات پر تبصرہ کیا ہے علماء کی ترمیموں میں بنیادی خامی یہ ہے کہ انہوں نے پاکستانیوں کو "مسلم اور غیر مسلم" دو قسموں میں تقسیم کیا ہے مگر مسلمان کی کوئی تعریف پیش نہیں کی۔ حالانکہ اس تعریف کے بغیر ان کا پیش کردہ خاکہ بالکل نامکمل ہے۔ یاد رہے کہ مسلمان کی تعریف ہر فرقے کے علماء کے ہاں الگ الگ ہے اور وہ اپنی اپنی تعریف کے مطابق دوسرے فرقے کے مسلمانوں کو غیر مسلم قرار دے چکے ہیں اور ابھی تک ان فتووں کو واپس لینے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن علماء کی خود ساختہ تعریف کے علاوہ قرآن مجید اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی مسلمان کی تعریف موجود ہے۔ قرآن مجید کی پیش کردہ کامل تعریف کے مطابق کوئی عالم موجودہ وقت میں اپنے فرقے والوں کو بھی حقیقی مسلمان نہیں کہہ سکتا۔ علامہ اقبال نے بھی موجودہ مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے سے

شور ہے ہو گئے دنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود؟
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود"

(بانگ درا ص ۲۲۶)

روحانی کامل اور حقیقی تعریف کے علاوہ جس کا سچا فیصلہ صرف اللہ تعالےٰ کر سکتا ہے جو انسان کی نیتوں اور اس کے دل کے ارادوں کو بھی جانتا ہے۔ ہمارے نبی حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عمومی تعریف مسلمان کی فرمائی ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں:-

"من صلی صلاتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ"

(مشکوٰۃ المصابیح)

کہ جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے۔ ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہماری طرح ذبح کئے گئے یا ہمارے ذبیحہ کو کھائے وہ مسلمان ہے اس کے لئے اللہ اور رسول کی ذمہ داری ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیش کردہ تعریف دستور کا جزو ہونی چاہیئے تا پتہ لگے کہ دستور میں کی گئی تقسیم میں مسلمان سے کون مراد ہیں اور غیر مسلم کون ہیں۔ لیکن علماء نے اپنی ترمیموں میں مسلمان کی تعریف نہیں کی۔ ہم علماء کی مشکل کو خوب سمجھتے ہیں۔ وہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث نبویہ میں بیان فرمودہ تعریف کو پاکستان کے دستور کا حصہ قرار دلوائیں تو اس تعریف کی رو سے "قادیانی" مسلمان ٹھہرتے ہیں۔ حالانکہ ان مولوی صاحبوں کا باہمی عارضی "اتحاد" محض "قادیانیت کی مخالفت" کے نام پر ہے۔ بھارت میں فرقہ پرست جماعتیں حکومت کو تنگ کرنے اور مسلمانوں کو نشانہ ستم بنانے کے لئے "گائے" کے سوال پر اتحاد کا اظہار کرتی ہیں اور پاکستان میں حکومت کے مخالف عناصر "قادیانیت" کے سوال کو ایک پردہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس اگر دستور میں حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ تعریف کے رو سے "قادیانی" صاف طور پر مسلمان قرار پا جائیں تو اس سارے شور و شر سے ان علماء کے ہاتھ کیا آیا۔ اس لئے انہوں نے اپنی ترمیموں میں اس تعریف کو درج نہ کیا لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنی اپنی خاص تعریفوں کا اندراج بھی ناممکن سمجھا۔ کیونکہ اس صورت میں ان میں پلیٹ فارم پر سر پھٹول شروع ہو جاتی اور وہ ایک دوسرے فرقہ والوں کو کافر کہنے لگ جاتے۔ اس لئے ان کے دانشوروں نے اس مشکل کا حل یہ سمجھا کہ دستور میں سرے سے مسلمان کی تعریف ہی نہ کی جائے۔ یونہی "مسلم اور غیر مسلم" کی تقسیم کر دی جائے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی ترمیموں میں یہی طریقہ اختیار کیا ہے۔ ہم اپنے تبصرہ میں انہیں چیلنج کر چکے ہیں کہ وہ دستوری زبان میں قرآن وسنت سے مسلمان کی تعریف درج کریں۔ لیکن یاد رکھئے کہ علماء کبھی ایسا نہ کریں گے۔ ہم سے زیادہ وہ اپنی اندرونی مشکلات کو جانتے ہیں۔ قرآن مجید نے ان کے بارے کیا خوب فرمایا ہے کہ:-

تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتّٰى۔

(۲)

علماء نے اپنی پیدا کردہ فرقہ بندی کو محفوظ رکھنے کے لئے ایک ترمیم بایں الفاظ پیش کی ہے کہ:-

"قرآن پاک وسنت کے وہ احکام جو قانونی صورت میں نافذ کئے جا سکتے ہیں ان کی تدوین و تنفیذ کے لئے مناسب کارروائی کی جائے۔ البتہ کوئی قانون جو مسلمانوں کے شخصی معاملات کے متعلق ہو ہر فرقے کے لئے کتاب وسنت کے اس مفہوم کی روشنی میں بنایا جائے گا۔ جو اس کے نزدیک مستند ہو۔ اور کوئی فرقہ دوسرے فرقے کی تعبیر کا پابند نہ ہوگا۔ نہ کوئی ایسا قانون بنایا جائے گا جس سے کسی فرقے کے مراسم و فرائض میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہو"

ظاہر ہے کہ اس ترمیم کے منظور ہونے کے معنے یہ ہیں کہ ہر فرقہ جو کتاب وسنت کو ماننے کا مدعی ہے وہ مسلمان ہے اور اسے کتاب وسنت کو اس مفہوم میں ماننے کا اختیار ہے جو اس کے نزدیک مستند ہے۔ حکومت کوئی ایسا قانون نہیں بنا سکتی جو اس فرقہ کے مراسم و فرائض (مثلاً تعزیہ۔ سجدہ قبور۔ متعہ وغیرہ) میں رکاوٹ بنتا ہو۔ نیز حکومت کسی فرقے کو مجبور نہیں کر سکتی کہ وہ دوسرے فرقے کی تعبیر کی پابندی کرے۔ ہم اپنے تبصرہ میں لکھ چکے ہیں کہ اس ترمیم کی رو سے آپ کسی صورت میں معقول طور پر جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار نہیں دے سکتے۔ روزنامہ تسنیم لکھتا ہے کہ اہل سنت والجماعت کے سہ روزہ آرگن "دعوت" لاہور نے علماء کی مذکورہ بالا ترمیم پر اعتراض کیا ہے۔ تسنیم کے الفاظ یہ ہیں کہ:-

"معاصر مذکور ("دعوت" لاہور) کا اعتراض یہ ہے کہ اس طرح

مرزائیت کو آپ کس طرح اسلامی فرقہ نہیں مانیں گے جب کہ وہ کتاب وسنت کے اس مفہوم کی روشنی میں اپنا مذہب متعین کرتے ہیں جو ان کے نزدیک مستند

ہے۔ اور پھر آپ کس طرح منطق کی رو سے "چکڑالویت" اور "پرویزیت" کو اسلامی فرقہ تسلیم نہ کریں گے۔ جبکہ چکڑالوی اور پرویزی لوگ کتاب وسنت کا ایک مستقل مفہوم رکھتے ہیں۔"

(تسنیم ۱۲ فروری ۱۹۵۳ء)

اس معقول اعتراض کے حصہ اول کے جواب میں ایڈیٹر صاحب تسنیم لکھتے ہیں:-

"یہ اعتراض دراصل غلط فہمی کا پیدا کردہ ہے۔ مرزائیت کے متعلق علماء فیصلہ کر چکے ہیں کہ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد ان کا معاملہ ہی الگ ہو جاتا ہے۔ جس طرح آپ دوسرے غیر مسلموں کو اپنے عقائد کا پابند اور ان کے مطابق عمل کرتے رہنے کی اجازت دیں گے۔ اسی طرح مرزائیوں کو بھی ہوگی۔ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کا مطلب یہی ہے کہ وہ کوئی اسلامی فرقہ نہیں ہے۔"

یہ جواب کتنا غیر معقول اور غیر منطقی ہے۔ کیا کسی مسلمان جماعت کو "غیر مسلم اقلیت" قرار دینے کا علماء کو حق ہے؟ اگر یہ حق حنفی علماء کو ہے تو شیعہ علماء کو کیوں نہیں؟ اگر یہ شیعہ علماء کو حق ہے تو احراری علماء کو کیوں نہیں؟ پھر یہ بھی تو سوچیئے کہ علماء نے کس فرقہ کو غیر مسلم قرار نہیں دیا؟ کیا شیعوں کو حنفیوں اور اہلحدیثوں کے اکابر علماء نے خاتم النبیین کا منکر قرار دے کر غیر مسلم قرار نہیں دیا؟ کیا بریلوی علماء نے جناب مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کو ختم نبوت کا منکر ٹھہرا کر خارج از اسلام نہیں ٹھہرایا؟ کیا دیوبندی علماء نے بریلوی حضرات کو مرتد اور کافر نہیں لکھا؟ دور کیوں جائیں آپ اپنی "اسلامی جماعت" کو ہی لے لیں۔ کیا علماء نے ان کو غیر مسلم قرار دینے کے فتوے نہیں دیئے؟ آخر علماء کسی کو غیر مسلم ٹھہرانے کا کیا حق رکھتے ہیں؟ جس ملک میں قرآنی دستور نافذ ہوگا۔ اس میں علماء

درخواست دعاء

امسال تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے دوسرے بچوں کے ساتھ میرا لڑکا عزیز عطاء الکریم بھی میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب کرام عزیز کی اعلیٰ کامیابی کیلئے دعاء فرمانے کی درخواست ہے۔

خادم ابوالعطاء جالندھری

کو ارباباً من دون اللہ کا مقام حاصل نہ ہوگا۔ کہ قرآن کریم کی دلیل دیئے بغیر محض ان کے کہہ دینے سے کسی کو غیر مسلم قرار دیدیا جائے۔ آخر قرآن وسنت کا وہ کونسا اصول ہے۔ جس کے ماتحت ان علماء نے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دے دیا ہے؟ جب احمدی کتاب و سنت کو مانتے ہیں۔ اپنے عقائد کا ماخذ قرآن و سنت کو ٹھہراتے ہیں۔ اپنے اعمال کی بنیاد قرآن وسنت پر رکھتے ہیں تو کونسا خدا ترس ذی شعور عالم انہیں غیر مسلم قرار دے سکے گا؟ تمام دوسرے فرقے شیعہ، سنی، حنفی، بریلوی اور اہل حدیث وغیرہ یہی طریق اختیار کر رہے ہیں جو جماعت احمدیہ کا ہے۔ جب باقی فرقے اس طریق کے باوجود "اسلامی فرقے" ٹھہرائے جا رہے ہیں۔ تو احمدیوں کو کیوں غیر مسلم اقلیت ٹھہرانے کا مطالبہ علماء کر رہے ہیں؟ آخر کوئی معقول دلیل ہونی چاہیئے۔ علماء کا مزعومہ "فیصلہ" ہی تو معرض بحث میں ہے۔ اور آپ اسی کو دلیل ٹھہرا رہے ہیں یہ تو مصادرہ علی المطلوب ہے۔

جناب مدیر تسنیم کیا سادگی سے فرما رہے ہیں کہ

"مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کا مطلب یہی ہے کہ وہ کوئی اسلامی فرقہ نہیں ہے؟"

اسی "مطلب" پر ہی تو جناب مولوی نور الحسن صاحب بخاری ایڈیٹر "دعوت" اعتراض کر رہے ہیں کہ آخر یہ "مطلب" کیوں لیا جا رہا ہے۔ جب کہ جماعت احمدیہ بھی اسی طرح علماء کی پیش کردہ ترمیم کے مطابق کتاب و سنت کو مانتی ہے جس طرح شیعہ اور بریلوی وغیرہ فرقے مانتے ہیں ان کو "غیر مسلم اقلیتیں" قرار دے کر کیوں یہی مطلب نہیں لیا جاتا؟ ظاہر ہے کہ یہ تو محض علماء کی ضد اور ہٹ دھرمی ہے۔ ورنہ ان کی ترمیم کی روشنی میں جس طرح دوسرے فرقے مسلمان ہیں اسی طرح جماعت احمدیہ مسلمان ہے۔

مدیر تسنیم حکومت سے یہ نامعقول مطالبہ منوانا چاہتے ہیں کہ وہ قرآن و سنت کو ماننے والی، قرآن و سنت پر اپنے عقائد کی بنیاد رکھنے والی، قرآن و سنت کے مطابق اعمال بجا لانے والی جماعت احمدیہ کو "غیر مسلم" قرار دے دے اور اسی وقت پر دوسری جماعتوں کو جو اسی طرح قرآن و سنت کو مانتی اور ان پر عمل کرتی ہیں "مسلم" قرار دے دے۔ میں کہتا ہوں کہ علماء ذرا ٹھنڈے دل سے اپنے مطالبہ کے تجزیہ پر غور تو فرما دیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟ وہ دنیا کو یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ پاکستانی دستور میں قرآن و سنت کو ماننے والے مسلم بھی ہیں اور قرآن و سنت کو ماننے والے غیر مسلم بھی ہیں پھر علماء دنیا پر یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ صرف قرآن کے منکر ہی غیر مسلم نہیں۔ بلکہ قرآن کو ماننے والے اور اس کے مطابق عقائد رکھنے والے بھی غیر مسلم ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منکر ہی غیر مسلم نہیں بلکہ اس سرزمین میں علماء کی بدولت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے والے آپ کے سچے عاشق بھی غیر مسلم ہیں۔ اے کاش کہ علماء عداوت حق میں اتنا نہ بڑھیں کہ غور و فکر سے ہی محروم ہو جائیں۔

(۳)

جناب مدیر "دعوت" نے جماعت احمدیہ کے ساتھ چکڑالویوں وغیرہ کا بھی سوال اٹھایا تھا۔ اس کے متعلق جناب مدیر تسنیم لکھتے ہیں :-

"رہا چکڑالوی اور پرویزیوں کا مسئلہ تو ہم معاصر سے عرض کریں گے کہ اگر چند لوگ مل کر کتاب و سنت کو بازیچۂ اطفال بنانے اور قرآن کے پردے میں لادینیت اور الحاد پھیلانے کے لئے جمع ہو جائیں تو وہ نہ ایک اسلامی فرقہ کہلا سکتے ہیں نہ انہیں اسلامی فرقہ تسلیم کیا جا سکتا ہے"۔

گویا احمدیوں کی طرح اہل قرآن کو بھی غیر اسلامی قرار دیدیا گیا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کا علاج کیا ہے؟ مدیر تسنیم لکھتے ہیں :-

"علماء نے اس قسم کے لوگوں کی سرگرمیوں کے انسداد کے لئے پیراگراف (۵) میں مندرجہ ذیل شق کا اضافہ کیا ہے
دہریت و الحاد کی تبلیغ اور قرآن و سنت کی توہین اور استہزاء کا بذریعہ قانون سدباب انسداد کیا جائے (پیراگراف ۵) اگر اس شق کو دستور میں شامل کر لیا جائے تو پھر اس قسم کے فتنوں کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہتی۔"
(تسنیم ۱۲ فروری ۱۹۵۳ء)

ہم نے علماء کی ترمیموں پر تبصرہ کے سلسلہ میں اس پیراگراف کے متعلق یہی لکھا تھا کہ غیر معین الفاظ ہر فرقے کے خلاف استعمال کئے جا سکتے ہیں اور اکثریت والے ہر اقلیت والے فرقے کو "الحاد و لادینیت" کے الزام لگا کر کچلنے کی کوشش کریں گے۔ مدیر تسنیم نے اہل قرآن کے خلاف تو اس کا برملا اظہار کر دیا ہے۔ اور یہی اظہار کل کو شیعوں کے خلاف ہوگا۔ کیونکہ مدیر "دعوت" لکھ چکے ہیں کہ :-

"آج شیعوں کا کوئی اجتماع، کوئی جلسہ کوئی جلوس، کوئی پلیٹ فارم اور کوئی اخبار ایسا نہیں جس میں ناموس رسول کو داغدار نہ کیا جاتا ہو اور آل رسول کی چادر عزت و عظمت کو پارہ پارہ نہ کیا جاتا ہو۔ حتیٰ کہ اگر ملت اسلامیہ کی بدقسمتی سے کوئی شیعہ آج ملی سٹیج پر آتا ہے تو وہ اپنی اس عادت بد سے مجبور ہو کر اہل سنت کے بعض علماء کے سامنے بھی یہاں تک کہہ گذرتا ہے۔ کہ حضرت سیدہ بتول آج یکم محرم کو قبر سے نکل پڑی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون"

(دعوت لاہور ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

ہمارے نزدیک شیعہ صاحبان کے متعلق یہ الزام اس صورت میں درست معلوم نہیں ہوتا۔ مگر سوال تو یہی ہے کہ جب اکثریت اور تشدد کا دور دورہ ہوتا ہے۔ اور جس کی لاٹھی اسی کی بھینس کے اصول پر عمل کیا جاتا ہے تو "الحاد و لادینیت" کا الزام لگانا کتنا آسان ہوتا ہے۔ پس دستور میں کوئی ایسے مبہم اور گول مول الفاظ نہیں ہونے چاہئیں۔ جن سے کل کو یہ علماء پاکستان کے لئے نیا فتنہ کھڑا کر سکیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

سماءِ دُنیا میں پیدا شہاب ہوتے ہیں

ترے حضور میں جو باریاب ہوتے ہیں
وہی تو ہوتے ہیں جو کامیاب ہوتے ہیں

ترے حضور سے لیکر جو نُور پھیلائیں
وہ ماہ ہوتے ہیں وہ آفتاب ہوتے ہیں

ترے حضور سے شیطاں کا سر کچلنے کو
سماءِ دُنیا میں پیدا شہاب ہوتے ہیں

ترے حضور سے راندے گئے جو بدقسمت
وہ دین و دُنیا میں خانہ خراب ہوتے ہیں

غلط سمجھتے ہیں موجوں کو وہ دبالینگے
اُبھر اُبھر کے جو پیدا حُباب ہوتے ہیں

مٹا ہی ڈالیں گے حق کو بساطِ عالم سے
ارادے ایسے پریشان خواب ہوتے ہیں

جہاں سے گذرینگے رحمت نشانِ راہ ہوگی
خدا کے بندے مثال سحاب ہوتے ہیں

نہ جانا جُبّہ و دستار کی نمائش پر
کہ اس لباس میں اکثر ذیاب ہوتے ہیں

عبدالقادر راز لائل پور

رسالہ مصباح اور لجنات اماء اللہ

مصباح ہمارا واحد قومی آرگن ہے ایک ہی تحریری ہتھیار ہے جو عورتوں میں تبلیغی ذرائع انجام دے رہا ہے ابھی تک خریداروں کی کمی کی وجہ سے وہ قرضہ پر چل رہا ہے۔ اگر تمام لجنات پوری جد وجہد مصباح کی اشاعت کے لئے کریں تو ہمارا رسالہ بہت ترقی کر سکتا ہے۔ جب کہ رسالہ دینی و دیگر ضروریات کو بصورت احسن پورا کر رہا ہے بہنیں خریدار پیدا کرنے کے علاوہ مضامین وغیرہ سے بھی رسالہ کی مدد کریں اور ہر خوشی کے موقعہ پر مصباح کے اعانت فنڈ کو یاد رکھیں۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ فرمایا کہ یہ عورتوں کا ایک رسالہ ہے اس کی انہیں خود فکر ہونی چاہیئے" آپ سے بہت توقعات کا اظہار فرمایا ہے۔ خدا کرے کہ آپ عمل پیرا ہوں۔ نیز یہ نہایت افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ بہت سے خریدار مصباح کا وی۔ پی واپس کر کے قومی نقصان کرنے کا موجب بنتے ہیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

اعلان

ایک دوست لکھتے ہیں کہ ہم کسی جگہ پر اراضی خریدنا چاہتے ہیں۔ اراضی اکٹھی ہو تو ہر لحاظ سے بہتر ہے۔ نہری ہو اور زمین چار صد ایکڑ ہو۔ سندھ۔ خوشاب۔ لیہ یا کوئی اور علاقہ ہو تو ہم بفضلہ تعالےٰ بیعہ خریدنا چاہتے ہیں۔ زمین گورنمنٹ کی مل سکتی ہو۔ تو زیادہ بہتر ہے۔ اس لئے جو دوست اراضی دینا چاہیں یا ان کے علم میں کوئی ایسی اراضی ہو۔ تو نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں۔ گورنمنٹ کی کوئی زمین ان کے علم میں قابل فروخت ہو تو بھی مطلع فرما دیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

جماعتیں آپس میں مشورہ کریں اور غور کریں کہ انہیں کیا کیا خطرات پیش آسکتے ہیں اور ان کا کیا علاج کیا جاسکتا ہے

نوٹ:۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۳ فروری کو خطبہ جمعہ میں احباب کے لئے جو اہم ھدایات ارشاد فرمائی ھیں۔ ان کا ایک حصہ افادۂ احباب کے لئے پھر شائع کیا جائیگا:۔ (ادارہ)

"جب اور جہاں یہ خطبہ پہنچے۔ جماعت فوراً اجلاس بلائے۔ اور مشورہ کرے کہ ان کے لئے کیا کیا خطرات ممکن ہیں۔ اور ان کے کیا علاج انہوں نے تجویز کرنے ہیں۔ اور پھر جن جماعتوں کو خدا تعالیٰ توفیق دے اور ان کے پاس اتنا روپیہ ہو۔ کہ مرکز میں آدمی بھجوا سکیں وہ مرکز میں آدمی بھجوائیں جو مقامی تجاویز لاکر

نظارت امور عامہ سے اور نظارت دعوۃ و تبلیغ سے مشورہ

کریں۔ ممکن ہے۔ بعض مشورے ایسے ہوں جن کی اطلاع حکومت تک پہنچانی مقصود ہو۔ یا لٹریچر کی اشاعت مقصود ہو۔ تو اس کے متعلق نظارت امور عامہ اور دعوت و تبلیغ ہی مفید مشورے دے سکتے ہیں۔ اور مقامی حالات کو لوکل جماعتیں ہی صحیح طور پر سمجھ سکتی ہیں۔ اس لئے مرکز کا یہ ہدایت دینا کہ تم یوں کرو بعض اوقات فضول سی بات ہو جاتی ہے۔ جماعتیں پہلے آپس میں مشورہ کریں۔ اور اس بات پر غور کریں۔ کہ انہیں کیا کیا خطرہ پیش آسکتا ہے۔ اور پھر اسکا کیا علاج کیا جاسکتا ہے۔ پھر یہ بھی دیکھا جائے کہ جن لوگوں سے خطرہ ہے انہیں وہاں کیا اہمیت حاصل ہے۔ اور ان کی جرأت اور دلیری کی کیا حالت ہے ان کے اندر

قربانی کا جذبہ

کس حد تک پایا جاتا ہے۔ پھر آیا وہاں کے حکام دیانت دار ہیں۔ اور وہ اس فتنہ کو دبانے کیلئے تیار ہیں یا نہیں۔ پھر حکام اگر دیانتدار بھی ہوں۔ اور وہ فتنہ کو دبانے پر آمادہ بھی ہوں۔ تو بعض اوقات کچھ کمزوری باقی رہ جاتی ہے۔ یا ہو سکتا ہے کہ وہ حکام فتنہ کو دبانے پر آمادہ نہ ہوں تو اس صورت میں اگر کوئی شورش ہوئی۔ تو کیا جماعت طاقت رکھتی ہے کہ اس شورش کا مقابلہ کرے اور پھر اس مقابلہ کے لئے انہوں نے کیا سکیم تیار کی ہے۔ یہ باتیں ہیں جن پر غور کرنا ضروری ہے۔

بہر حال تم یہ سمجھ لو۔ کہ کسی احمدی نے اپنی جگہ کو نہیں چھوڑنا۔ تمہارا اپنے گاؤں یا اپنے شہر میں اچانک مرجانا یا لڑتے ہوئے مارے جانا۔ تمہارے وہاں سے آجانے سے ہزار ہا درجہ بہتر ہے۔ اگر کسی احمدی نے اپنی جگہ چھوڑ دی۔ تو ہمیں اس سے کوئی ہمدردی نہیں ہوگی۔ مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کے اتنی تعداد میں قتل ہونے کی وجہ یہی تھی۔ کہ انہوں نے اپنی جگہوں کو چھوڑ دیا۔ اگر وہ میری بات مان لیتے۔ اور اپنی جگہوں کو نہ چھوڑتے۔ تو اس قدر قتل و غارت نہ ہوتی۔ بیشک بعد میں امن ہو جانے پر ہجرت کر لیتے۔ ہجرت ہم نے بھی کی۔ لیکن چونکہ ہم نے قادیان کو فتنہ کے وقت چھوڑا نہیں اس لئے ہم امن ہونے پر خیریت سے یہاں آگئے۔

پس یاد رکھو کہ اگر آپ لوگوں نے اپنی جگہ چھوڑیں تو ہمیں آپ سے کوئی ہمدردی نہیں ہوگی۔ یہ نہیں کہ تم اپنی جگہ چھوڑ کر یہاں آجاؤ۔ اور پھر دریافت کرو کہ اب ہم کیا کریں اگر ایسا ہوا تو ہم یہی کہیں گے۔ کہ جس شخص کے مشورہ پر تم نے یہ فعل کیا ہے اُسی سے اب بھی مشورہ لو۔ ہم تو صرف ایک بات جانتے ہیں کہ

مومن منتظم ہوتا ہے

جماعتوں کے نمائندے خود آئیں۔ اور ناظر صاحب امور عامہ اور ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ سے مشورہ کریں۔ اور پھر اس مشورہ پر عمل کریں۔ اور دعائیں کریں۔ یاد رکھو اگر تم نے احمدیت کو سچا سمجھ کر مانا ہے۔ تو تمہیں یقین رکھنا چاہیئے کہ۔

احمدیت خدا تعالیٰ کی قائم کی ہوئی ہے

مودودی۔ احراری اور ان کے ساتھی اگر احمدیت سے ٹکرائیں گے۔ تو ان کا حال اس شخص کا ہوگا جو پہاڑ سے ٹکراتا ہے۔ اگر یہ لوگ جیت گئے تو ہم جھوٹے ہیں۔ لیکن اگر ہم سچے ہیں تو یہی لوگ ہاریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ وباللّٰہ التوفیق

میں مکرر احباب کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ یہ فتنہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے تعلق رکھنے والوں کیلئے بھی ویسا ہی خطرناک ہے۔ جیسا ہمارے لئے اسلئے ایسے بھی جہاں جہاں وہ ہوں مشورہ کریں اور

اپنی حفاظت کی سکیم

میں انکو بھی شامل کریں اور انکی حفاظت بھی پورے اخلاص اور جذبہ سے کریں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

یوم مصلح موعود ——— ۲۰ فروری

بدستور سابق امسال بھی تقریب یوم المصلح الموعود مورخہ ۲۰ فروری بروز جمعۃ المبارک منائی جائیگی۔ احباب اس مبارک تقریب کو پورے اہتمام کیساتھ منانے کیلئے ابھی سے تیاری کریں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان مبارک سے المصلح الموعود کی پیشگوئی کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ضروری ارشاد

"صدر انجمن احمدیہ میں تو روپیہ رکھوانے کی لوگوں کو عادت پڑی ہوئی ہے۔ لیکن میں تحریک جدید کے لئے جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنا روپیہ وہاں بھی رکھیں"۔ (حضرت امیر المومنین)

ہم نے اپنے امانت داروں کی سہولت کے لئے یہ انتظام کیا ہے۔ کہ جو صاحب تحریک جدید کا کسی قسم کا روپیہ بھی بھیجنا چاہیں۔ وہ اپنے قریب کے کسی بنک میں روپیہ جمع کراکر چیئرمین (؟) کو ایک بنک پر ہمارے نام کا ڈرافٹ لے کر ہمیں بھیج دیں۔ ہم ان کے حساب میں روپیہ جمع کرا کر رسید ان کو بھیجدیں گے۔

(افسر امانت تحریک جدید)

جماعت ہائے احمدیہ متوجہ ہوں

بعض احباب جماعت و سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ کچھ رقم تو نقد یا بذریعہ منی آرڈر مرکز میں ارسال کر دیتے ہیں۔ اور کچھ رقم کا چیک وغیرہ ارسال کر دیتے ہیں۔ اور تفصیل دونوں رقوم کی ایک جگہ ملا کر ارسال فرماتے ہیں۔

نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ چیک بنک میں کیش کروانے کے لئے بھیج دیا جاتا ہے۔ اور جب تک اس کے کیش ہونے کی اطلاع مکرمی محاسب صاحب کو نہیں ملتی۔ دوسری رقم بھی جو بذریعہ منی آرڈر یا نقد موصول ہوتی ہے۔ وہ بھی داخل خزانہ نہیں ہو سکتی۔ اور بلا تفصیل میں پڑی رہتی ہے۔

لہٰذا اعلان ہذا کے ذریعہ احباب کرام اور خصوصاً سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ جس قدر رقم بذریعہ منی آرڈر یا نقد داخل خزانہ فرمایا کریں۔ صرف اُسی قدر رقم کی تفصیل دیا کریں۔

اور جو رقم چیک وغیرہ کے ذریعہ مرکز میں ارسال کریں۔ تو اس کی تفصیل دوسری رقوم چندہ جات جو کہ نقد یا بذریعہ منی آرڈر ارسال کی گئیں ہوں کے ساتھ ملا کر ہرگز ہرگز نہ دیا کریں۔ تاکہ دوسری رقوم بروقت اور صحیح مدات میں داخل خزانہ ہو سکیں۔ یہ ایک نہایت اہم اور ضروری امر ہے۔ جس کا ضرور خیال رکھا جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (ناظر بیت المال ربوہ)

نیکی میں حصہ لینے کا موقع

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ جلسہ سالانہ بخیر و خوبی گذر گیا۔ وہ احباب جنہوں نے اس جلسہ میں شرکت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کے وارث بنے۔ اور یہاں آکر دیکھ لیا۔ کہ خدا تعالیٰ کے کام کبھی بند نہیں ہوتے۔ اس بے آب و گیاہ وادی میں قریباً پچاس ہزار احباب کے قیام و طعام ہوا۔ آنے والے شوق سے آئے اور جاتے وقت حسرت لے گئے۔ کہ کاش اس ویرانے میں کچھ دن اور رہ سکتے۔ خدا تعالیٰ کے کام کبھی نہیں رکتے۔ اور کون ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے کاموں کو روک سکے۔ لیکن مبارک ہیں وہ جو اللہ تعالیٰ کے کاموں میں تن۔ من۔ دھن لگا دیتے ہیں۔ بہت سے احباب نے اس کا ثبوت دیا۔ لیکن بیشتر حصہ جماعت ہائے احمدیہ کا ایسا ہے۔ کہ جنہوں نے ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ کا ایک پیسہ تک ادا نہیں کیا ہے۔ ان کے لئے ابھی موقعہ ہے۔ کہ وہ اس نیکی میں حصہ لے کر اپنے خالق کی خوشنودی حاصل کریں۔ کیونکہ ابھی اختتام سال میں قریباً ۲½ ماہ باقی ہیں۔

اُمید کی جاتی ہے۔ کہ عہدیداران مال جماعت ہائے احمدیہ جلد از جلد چندہ جلسہ سالانہ کا بقایا ادا کرکے اس آڑے وقت میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ہاتھ بٹائیں گے۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

"اعلان انتقال اراضی ربوہ دارالہجرت" نمبر ۱۴

اراضی ربوہ کے متعلق مندرجہ ذیل انتقالات کے بارہ میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی دوست کو ان انتقالات کے متعلق کسی قسم کا اعتراض ہو۔ تو اعلان ہذا کی تاریخ اشاعت سے ۱۵ دن کے اندر اندر دفتر ہذا کو بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک مطلع فرمائیں۔ ورنہ بعد میں کوئی شکایت نہیں سنی جائے گی۔ مزید نوٹ نیچے ملاحظہ فرمائیں:۔

نمبر شمار	قطعہ بلاک	قطعہ محلہ	رقبہ مرلے	رقبہ کنال	حاصل کردہ	انتقال بنام	کیفیت
۴۸	۴/۲۴ س	(دارالرحمت)	–	۱ ایک	غلام کھیک خان صاحب ۹۰-H ماڈل ٹاؤن لاہور	چوہدری محمد صادق صاحب ولد چوہدری قادر بخش صاحب سابق اٹھوال حال چک ۳۰۶ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ	مقاطعہ ۲۱۴
۴۹	۳۸/۱۹ ج	(دارالنصر)	دس	–	بابو نیاز احمد صاحب گڑھی شاہو لاہور	ملک عنایت الرحمٰن صاحب ابن بابو فقیر اللہ صاحب	مقاطعہ ۸۱۹
۵۰	۲/۹ ص	(دارالصدر)	–	۱ ایک	غلام محمد صاحب ولد [illegible] قوم گوجر سکنہ کوٹی موہڑا چرناڑی تحصیل کوٹلی ضلع میرپور آزاد کشمیر	منشی دانشمند و منشی فیروز الدین صاحبان پسران میاں کرم الدین صاحب سکنہ کوٹلی ضلع میرپور آزاد کشمیر	کل قطعہ ۲ کنال کا ہے لیکن ان کا حصہ صرف ایک کنال ہے مقاطعہ ۱۱۹۴
۵۱	۱۱/۱۶ الف	(دارالیمن)	–	ایک	ڈاکٹر محمد منور صاحب بھاگلپوری حال ڈھاکہ مشرقی بنگال	مولوی عبدالباقی صاحب جنرل منیجر فیکٹری کنری سندھ	مقاطعہ ۱۲۶۵
۵۲	۳۰/۱۰ الف	(دارالیمن)	–	ایک	ملک سلطان احمد خان صاحب دوکاندار کنری ضلع تھرپارکر سندھ	جمعدار غلام رسول صاحب سابق ٹریکٹر انجینئر سندھ اسٹیٹس محمد آباد کنری	مقاطعہ ۱۸۸

نوٹ:۔ مندرجہ بالا تمام مقاطعہ جات کی خرید و فروخت اعلان بندش کی خرید و فروخت مورخہ ۵۲/۷/۲۰ سے قبل ہو چکی تھی۔ اس لئے انہیں اجازت دی گئی ہے۔ ورنہ اب آپس میں اراضی کے لین دین کی اجازت نہیں۔ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

نارتھ ویسٹرن ریلوے وقت اور کرایہ نامہ

نرخنامہ اشتہارات

اشتہار کی جگہ	انگریزی ایڈیشن: دونوں شمارے اپریل اور اکتوبر	انگریزی ایڈیشن: یا ایک شمارہ اپریل یا اکتوبر	اردو ایڈیشن: دونوں شمارے اپریل اور اکتوبر	اردو ایڈیشن: یا ایک شمارہ اپریل یا اکتوبر
دوسرا کور پورا صفحہ	۱۰۰۰ روپے	۵۵۰ روپے	۷۵۰ روپے	۴۰۰ روپے
دوسرا کور نصف صفحہ	۵۵۰	۳۰۰	۴۰۰	۲۵۰
تیسرا کور پورا صفحہ	۷۰۰	۳۷۵	۵۰۰	۳۰۰
تیسرا کور نصف صفحہ	۳۷۵	۲۰۰	۲۷۵	۱۷۵
چوتھا کور پورا صفحہ	۱۰۰۰	۵۵۰	۷۵۰	۴۰۰
چوتھا کور نصف صفحہ	۵۵۰	۳۰۰	۴۰۰	۲۵۰
عام صفحہ پورا	۲۷۵	۱۵۰	۲۰۰	۱۲۵
عام صفحہ نصف	۱۵۰	۸۵	۱۰۰	۶۵
دوسرے کور کے مقابل کا صفحہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے نقشہ کی دوسری طرف یا [illegible] کے سامنے صفحہ این۔ڈبلیو۔آر کے نقشہ کی دوسری طرف	=	۳۰۰	=	۲۷۵

(ا) ایک سطر کا اشتہار ایک صفحہ پر -/۱۰ روپے
(ب) ایک سطر کا اشتہار دو صفحات پر -/۱۸ روپے
(ج) ایک سطر کا اشتہار تین صفحات پر -/۲۴ روپے
(د) ایک سطر کا اشتہار چار صفحات پر -/۲۸ روپے
(ہ) ایک سطر کا اشتہار پانچ صفحات پر -/۳۰ روپے ۳۲ ہر زائد سطر کے لئے

نوٹ:۔ انگریزی اور اردو ایڈیشنوں میں ساتھ ساتھ اشتہار دینے کی صورت میں ۵ فیصدی مزید رعایت دی جاتی ہے۔
وقت اور کرایہ نامہ کے شائع شدہ صفحہ کا سائز ″۸ × ″۵ ہے۔
۵ فیصدی ٹیکس اشتہارات اور اجرت اشتہارات دونوں پیشگی ادا کرنے ہوں گے۔
ادائیگی اس دفتر کو نقد کرنی ضروری ہوگی۔ اگر چیک کے ذریعہ کی جائے۔ تو چیک چیف کیشیر اور خزانچی نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے نام کا ہونا چاہیئے۔ اور اس دفتر میں بھیجا جائے۔

جنرل منیجر کمرشل پبلسٹی

درخواست دعا

نظارت دعوت و تبلیغ ربوہ کے مبلغ مولوی ظل الرحمٰن صاحب ڈھاکہ میں بہت بیمار ہیں Blood Pressure کی تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔
(ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

اعلان نکاح

"عزیزم محمد انور خان ولد محمد خورشید صاحب آف ڈسکہ ضلع سیالکوٹ حال انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ لاہور کا نکاح عزیزہ سعیدہ بیگم بنت ملک برکت اللہ صاحب مرحوم نسبت روڈ لاہور کے ساتھ بعوض مہر مبلغ ایک ہزار پانچصد روپے مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۵۳ء کو جناب مولوی محمد الطاف صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ پشاور نے مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور میں پڑھا۔ جملہ احباب کرام خدمت میں التماس ہے کہ اس رشتہ کے حسنہ کیلئے دعا فرمائیں۔ عبدالمجید ملک جمعدار [illegible] (پشاور چھاؤنی)

یہ مصلح موعود کا مبارک زمانہ ہے

ہر احمدی کو حیست ہونا چاہیئے وہ جہاں کہیں ہو وہاں کے تعلیمیافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کے پتہ روانہ کرے ہم انکو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

عرق نور! رجسٹرڈ

ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار اور پرانی کھانسی۔ دائمی قبض درد کمر۔ جسم پر خارش۔ دل کی دھڑکن۔ یرقان۔ کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرکے سچی بھوک پیدا کرتا ہے اپنی مقدار کے برابر خون صالح پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعصاب کو دور کرکے قوت بخشتا ہے۔ عرق نور عورتوں کے جملہ ایام ماہواری کی بے قاعدگی کو دور کرکے قابل اولاد بناتا ہے۔ بانجھ پن اٹھرا کی لاجواب دوا ہے۔
نوٹ:۔ عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ ۲ روپیہ۔ تین پیکٹ ۷ روپے ۶ پیکٹ تیرہ روپے بارہ پیکٹ ۲۵ روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور رجسٹرڈ ڈگری (سندھ)

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں

تریاق اٹھرا حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

جنرل فرینکو کا امریکہ سے مطالبہ ہسپانوی فوج کو جدید ترین اسلحہ سے لیس کیا جائے

لندن ۱۷ فروری: بیان کیا جاتا ہے کہ جنرل فرینکو نے امریکہ کو ایک طرح کا الٹی میٹم دیا ہے کہ سپین میں امریکی بحری اور فضائی مستقر تعمیر کرنے کے عوض امریکی حکومت ساری ہسپانوی فوج کو جدید ترین اسلحہ اور سامان سے پیشتر لیس کر دے ——— واشنگٹن کی اطلاع مظہر ہے کہ امریکی اور ہسپانوی مذاکرات اس تازہ صورت حال کے پیدا ہو جانے سے معرض التوا میں پڑ گئے ہیں۔ سو گذشتہ برس امریکی کانگرس نے ۰۰۰،۰۰۰،۴۰ پونڈ کی جو امداد سپین کو دینے کے لئے منظور کی تھی۔ وہ روکی جا رہی ہے۔ ہسپانوی فوج کے ۲۲ ڈویژنوں کے لئے نئے اور جدید سامان کے علاوہ جنرل فرینکو کا مطالبہ ہے۔ کہ سپین کو بھی اسلحہ نیٹو کی قوموں کی طرح فوراً بہم پہنچایا جائے۔

”ڈیلی میل“ کی اطلاع ہے کہ امریکہ نے یہ کہتے ہوئے فرینکو کے مطالبات ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ کوریا کو سامان ارسال کرنے اور فرانس اور اٹلی کے ساتھ کئے ہوئے طویل میعادی وعدوں کو پہلے پورا کرنا اشد ضروری ہے۔ اب تک ہسپانیہ نے امریکیوں کو تین بحری اور پانچ فضائی مستقروں کی سہولت دینا منظور کیا ہے۔ (اسٹار)

ایٹمی آبدوزوں کا مقابلہ کرنے کی تیاریاں

لندن ۱۷ فروری: ایٹمی آبدوز کشتیوں کے خلاف جدوجہد کرنے والے برطانوی محکمہ بحر کے ماہرین کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ ایٹمی انجنوں والی آبدوز کشتیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے نئے طریقے دریافت کریں ——— سرجان کرانسٹ جو وزارت دفاع کے سائنٹیفک مشیر اور ایٹمی تحقیق کے ڈائرکٹر ہیں وہ نئے دفاعی منصوبوں میں مطابقت اور ہم آہنگی پیدا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔

انہوں نے انتباہ کیا ہے۔ کہ ایٹمی قوت سے چلنے والی آبدوز کشتی موجودہ قسم کے ایٹمی انجنوں کی مدد سے مزید ایندھن لئے بغیر ایک برس تک پوری رفتار سے سفر کر سکے گی۔

اس کشتی میں روزانہ صرف ۲۰ گرام ایندھن صرف ہوگا۔ اور یہ دنیا کے ہر حصہ میں ایندھن لئے بغیر موجود رہ کر مستقر پر واپس آئے بغیر سرگرم کار رہ سکے گی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ آبدوزوں کے خلاف موجودہ طریقے قطعاً کارگر نہ ہو سکیں گے آجکل ایسی کشتیوں کو بندرگاہوں سے نکلتے یا وہاں واپس لوٹتے وقت پکڑنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ (ا)

اڑنے والی برطانوی مثلث

لندن ۱۷ فروری: امریکی فضائیہ کے اعلیٰ افسر برطانوی وزارت سپلائی کے خفیہ تجرباتی اداروں میں آنے والے ہیں ان امریکی افسروں کی آمد کا مقصد یہ ہے کہ دنیا کے پہلے ڈیلٹے کی شکل والے جیٹ بمبار طیارے ”ایورو [illegible]“ کی آزمائش کی جائے۔ (اسٹار)

ریاستہائے بلقان کا معاہدۂ دوستی

ایتھنز ۱۷ فروری۔ آئندہ ماہ یونان۔ یوگوسلاویہ اور ترکی کے درمیان دوستی اور امداد کا جو معاہدہ طے ہونے والا ہے۔ اس کے فوجی پہلوؤں پر انقرہ کی ایک کانفرنس میں غور کیا جائے گا۔ یہ کانفرنس تینوں ملکوں کے نمائندے آج شروع کر رہے ہیں۔ یہ پہلا فوجی مشترکہ اجلاس ہے۔ جس میں اعلیٰ فوجی حکام شرکت کر رہے ہیں۔

اس مجوزہ معاہدہ کے سیاسی پہلوؤں پر ایتھنز میں بحث ہو رہی ہے۔ جس میں ترکی اور یوگوسلاویہ کے سفیر بھی شریک ہوئے ہیں۔ (اسٹار)

روس نئی پائپ لائن بچھائیگا!

لندن ۱۷ فروری: ڈیلی ٹیلیگراف کو ویانا میں تیل کے ماہرین کی وساطت سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ روس کی طرف سے ماتحت ملکوں کے تیل کے کنوؤں کو روسی علاقوں سے ۱۲۰۰ میل لمبی تیل کی نئی پائپ لائن بچھانے کا منصوبہ مرتب کیا جا رہا ہے۔ یہ تیل مغربی یوکرین میں ذخیرہ کیا جائے گا۔ (اسٹار)

یوگوسلاویہ نے اڑن طشتری تیار کر لی

بلغراد ۱۷ فروری: مارشل ٹیٹو کے فضائی سائنسدانوں نے ایک ”اڑن طشتری“ تیار کی ہے بلغراد ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ریڈیو سے کنٹرول کئے جانے والا یہ آلہ فضائی ریسرچ سیکشن نے ایک ہفتہ تک لگاتار دارالسلطنت کے قریب آسمان پر طشتریوں کو اڑتے دیکھنے کے بعد تیار کیا ہے۔ مئی میں مارشل ٹیٹو کی سالگرہ کے موقعہ پر سرکاری طور پر اس کی نمائش کی جائے گی۔ (اسٹار)

نئے کومٹ طیاروں کی تعمیر شروع ہوگئی!

لندن ۱۷ فروری: نئے کومٹ طیاروں کی تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ یہ طیارے موجودہ کومٹ جیٹ طیاروں سے زیادہ بڑے اور زیادہ طاقتور ہوں گے۔

موجودہ کومٹ طیارہ بھی دنیا کا سب سے بڑا جیٹ مسافر طیارہ ہے۔ اس میں ۳۶ نشستیں ہیں۔ نیا کومٹ اگلے سال کام پر لگ جائے گا۔ اس میں ۴۴ نشستیں ہوں گی۔ (اسٹار)

سوڈان کمشن نے پاکستان کے لئے اپنی قائدانہ صلاحیتیں ظاہر کرنے کا عظیم موقعہ مہیا کر دیا ہے

لندن ۱۷ فروری۔ ”مانچسٹر گارڈین“ نے سوڈان کے معاہدہ پر تبصرہ کرتے ہوئے گورنر جنرل کے کمشن پر پاکستانی صدارت کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ ساری ذمہ داری پاکستانی صدر کے کندھوں پر ہوگی۔ کیونکہ سوڈان کے ارکان غالباً مختلف نظریات پیش کریں گے اس لئے صدر کا ووٹ اکثر فیصلہ کن ثابت ہوگا۔ علاوہ ازیں یہ کمشن دیگر کمشنوں کی رکنیت کا فیصلہ بھی کرے گا۔ جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ اپنے اختیارات سے باہر بھی دیگر معاملات پر اس کا بالواسطہ اثر ہوگا۔ یہ حقیقت ہے۔ کہ دولت مشترکہ کی اسلامی مملکت کے مدبر کا انتخاب درست ہے۔ کیونکہ برطانیہ اور مصر دونوں اس پر اعتماد کریں گے۔ پاکستان کے لئے دنیا کو اپنی قائدانہ صلاحیتیں بتلانے کا یہ ایک عظیم موقعہ ہے۔ گو ”گارڈین“ کی رائے ہے۔ کہ آئندہ انتخابات کی نگرانی کرنے والے کمشن پر بھارت کی صدارت بھی بہت مناسب ہے۔ کیونکہ سوڈان کو اکثر ان پڑھ ووٹروں کی تنظیم کے لئے بھارت سے ابھی بہت کچھ سیکھنا ہے۔

تیسرا کمشن جو برطانوی افسروں کی جگہ سوڈانیوں کے تقرر کا فیصلہ کرے گا۔ اس میں سوڈانی ارکان تین ہوں گے۔ مگر ان تینوں ارکان کا انتخاب گورنر جنرل کا کمشن ان پانچ اشخاص میں سے کرے گا۔ جن کے نام وزیر اعظم سوڈان پیش کریں گے۔ (اسٹار)

سوڈان کمشن میں برطانوی نمائندگی

لندن ۱۷ فروری۔ سوڈان کے لئے گورنر جنرل کے کمشن میں برطانیہ کی طرف سے پاکستان میں سابق برطانوی ہائی کمشنر سر لارنس گرافٹی سمتھ کو مقرر کیا گیا ہے۔ آپ کو مشرق وسطیٰ میں سفارتی عہدوں کا طویل تجربہ حاصل ہے۔ اور آپ ۱۹۴۵-۱۹۴۷ء تک سعودی عرب میں برطانوی وزیر بھی رہ چکے ہیں۔ مشترکہ انتخابی کمشن میں برطانوی رکن مسٹر جوز کیمبل ہوں گے۔ آپ اقوام متحدہ کے لیبیا کمشن کے رکن رہ چکے ہیں۔ اور طویل عرصہ تک مصری اور سوڈانی حکومتوں میں کام کر چکے ہیں۔ ابھی تک ان ارکان کے لئے اس تاریخ کا تعین نہیں کیا گیا۔ جب وہ اپنا اپنا کام سنبھالیں گے۔ (اسٹار)

یہ صاحب کون ہیں؟

محمد دین صاحب سیکرٹری مال نے خط لکھا ہے۔ کہ چودھری علی احمد صاحب ولد چودھری محمد دین صاحب نمبر .... ڈاکخانہ ہوئیکے ضلع شیخوپورہ کے نام ایک سال کے لئے وی۔ پی کر دیں۔ مقام کا نام پڑھا نہیں گیا۔ جن صاحب کو اس کے متعلق کوئی واقفیت ہو مطلع فرما دیں تاکہ تعمیل ارشاد ہو سکے۔ (مینیجر)

ڈاکٹر مصدق کی صحت کے متعلق تشویش

تہران ۱۷ فروری۔ تہران کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق کی صحت کی بابت ایران میں کچھ تشویش پیدا ہو رہی ہے۔ وزیر اعظم کے صاحبزادے نے جو خود بھی ڈاکٹر ہیں۔ اعلان کیا ہے۔ کہ انہیں دو ہفتے تک مکمل آرام کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ (اسٹار)

سیلون آسٹریلیا سے امداد مانگے گا

کولمبو ۱۷ فروری۔ فارموسا کے سمندروں میں غیر یقینی حالات کی بنا پر سیلون کو یہ اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔ کہ سرخ چین سے سیلون کو چاول کی سپلائی کسی وقت بھی بند ہو سکتی ہے۔ اس لئے محکمہ خوراک نے حکومت آسٹریلیا سے درخواست کی ہے۔ ہنگامی ضروریات کو پورا کرنے کی غرض سے جلد از جلد زیادہ سامان خوراک بہم پہنچانے میں امداد دی جائے۔ (اسٹار)

فی زمانہ جرائم کی تفتیش میں سائنس کا دخل

بقیہ صفحہ اول: مقتول کی ہڈیاں زمین کھود کر برآمد کی گئی تھیں۔ صدارتی تقریر میں میاں انور علی نے دو مقامی وارداتوں کی پیچیدگیوں پر روشنی ڈالی۔ نیز بتایا کہ یہاں بھی یہ انتظام کیا جا رہا ہے۔ کہ تفتیش جرائم کے سلسلے میں سائنس کے جدید طریقوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکے۔ ان ہر دو تقاریب میں شریک ہونے والوں میں مسٹر ہیرلڈ ہارٹلے (برطانیہ) ڈاکٹر محمد عزیز فکری (مصر) ڈاکٹر اے غفاری تہران یونیورسٹی پروفیسر ایچ جے بھابھا۔ پروفیسر ڈبلیو۔ ای پرسل (یونیسکو) ڈاکٹر بشیر احمد وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی ڈاکٹر کریم اللہ ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی۔ ڈاکٹر افضل حسین۔ مرزا عزیز احمد صاحب۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب۔ مولانا عبدالرحیم صاحب درد۔ شیخ بشیر احمد صاحب۔ سید سلیم الجابی۔ ہر عبدالشکور کنزے۔ مسٹر عبدالشکور رشی اور زہرالاسلام روز کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔